مشینی ذبیحہ کا حکم

از

محدث کبیر حضرت علامہ

مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری صا   قبلہ

مولا• محمد طیب حسین امجدی

ناشر

دا ٔ ۃ المعارف الامجدیہ گھوسی ضلع مئو یوپی

https://alislami.net

جملہ حقوق بحق ٠ شر محفوظ

٠ م کتاب:...............مشینی ذبیحہ کا حکم

مصنف:..............محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری

کلمات خیر:...........حضور ت ج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری مدظلہ العالی

کلمات دعائیہ:.........استاذ القراء حضرت مولا لا٠ قاری احمد جمال قادری

ت ٘ ات:..............شہزادۂ محدث کبیر مولا٠ علاء المصطفیٰ قادری

تقدیم:.............فقیہ اہل ٠ ت حضرت مفتی آل مصطفیٰ مصباحی

تخریج وتحشیہ:.........محمد طیب حسین امجدی استاذ طیبۃ العلماء

کمپوز٘ :...........محمد کمیل (ریحان کمپیوٹ س، امجدی ٘ ڈپو)

تعداد:..............۱۱۰۰

٠ شر:.................دا ٔ ۃ المعارف الامجدیہ گھوسی

ملنے کے پتے

دا ٔ ۃ المعارف الامجدیہ گھوسی مئو

امجدی ٘ ڈپو مدھوبن روڈ گھوسی مئو

قادری کتاب گھر ٘ شریف

DAIRATUL MA'ARIFIL AMJADIA

Karimuddinpur Ghosi Distt. MUA (U.P) 275304

Mob: 9415250600

https://alislami.net

تہدیہ

خلیفۂ امام عشق ومحبت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت شریعت وطر کے مجمع البحرین صدرالشریعہ . رالطر فقیہ اعظم قاضی اسلام سیدی سرکار ابوالعلا حکیم محمد امجدی علی اعظمی قادری حنفی علیہ الرحمۃ والرضوان مصنف ''بہار شریعت''۔

وصال مبارک:۔ ۱۳۶۷ھ۔ ۱۹۴۸ء

ی ۰ ا فرما مجدو علا صدق و صفا

حضرت صدر شریعہ بوالعلا کے واسطے

اور

حضورحافظ ملت شاہ ابوالفیض عبدالعزی محدث مرادآ . دی

. نی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظمؔ ڈھ یوپی

وصال مبارک:۔ ۱۳۹۶ھ۔ ۱۹۷۶ء

بخش دے . م و خطا اور فضل فرما دائما

حافظ ملت عزی الاولیا کے واسطے

َ قبول افتدز ہے عز وشرف

خاک پئے اولیا

محمد طیب حسین امجدی

ت جمہ:۔ حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ۔ ب ا ن مرجات ہے تو اس سے اس کے عمل کا ثواب ٹ جات ہے تین عمل سے (کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے) (۱) صدقہ جاریہ کا ثواب۔ (۲) اس علم کا ثواب جس سے لوگ فائ ہ اٹھا ۔ (۳) ی نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔

ب اے ایصال ثواب

....

....

کلمات خیر

وارث علوم اعلیٰ حضرت فخر ازہر سلطان الفقہا

قاضی القضاۃ فی الہند حضور ج الشریعہ علامہ **اختر رضا خاں** قادری ازہری

دامت . کاتہم القدسیہ

جانشین حضور مفتی اعظم ہند . شریف

ز ی کتاب مصنفہ حضرت محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صا . قادری امجدی رضوی میں نہا یہ اہم مسئلہ سے تعرض کیا ی ہے، یہ مسئلہ جس قدر اہم ہے اسی قدر عام مسلمانوں میں اس سے غفلت کا دور دورہ ہے مشینی ذبیحہ سے احتراز ہی تقاضۂ احتیاط ہے خصوصاً . کہ یہ صورت عام طور پ رو ہو کہ الیکٹرک چھری جانوروں کی دن پ چلنے کی بجائے اس کے ی یکسی اور عضو پ چلے اس صورت میں مذبوح و غیر مذبوح جانور اس

طرح مخلط ہوجا کہ تمیز متعذر رہو تو سارے جانور حرام و مردار ہوں گے۔

ذبیحے کی حلت کے لیے یہ ضروری ہے کہ جانور کو سنی صحیح العقیدہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے اور اَ جانور کے ذبح میں دو آدمی شری ہیں تو دونوں کو تسمیہ پڑھنا ضروری ہے ذبح کے بعد جانور کا گوش ت کاٹنے، بنانے گاڑی پ لادنے محلّہ بیع ت پہنچنے ت اس کا نگرانیٔ مسلم میں ہون ضروری ہے۔

اسی طرح اکسپورٹ کرنے کی صورت میں یہ ضروری ہے کہ وہ گوش ت نگرانیٔ مسلم میں ائیر پورٹ ت پہنچے کسٹم کے مرحلے سے نگرانیٔ مسلم میں گ رے ہوائی جہاز پ مسلم کی نگرانی میں لوٹ کیا جائے جس پورٹ پ پہنچے ہر مرحلہ میں نگرانی مسلم میں ہوت ہوا اصل مالک کو ملے اَ کسی مرحلہ میں یہ مظنون ہو کہ گوش ت نگرانی مسلم میں نہ رہا اس صورت میں گوش ت حلال نہ ہوگا، لہٰذا محتاطین کے لیے اکسپورٹ میٹ سے احتیاط ہی سبیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

۱۵؍ر. الم. ۱۴۳۴ھ

مطابق ۲۶؍مئی ۲۰۱۳ء. وز اتوار

بمقام. شریف

دعائیہ کلمات

استاذ القراء مجود عصر حضرت مولانا قاری احمد جمال القادری الاعظمی

شیخ التجوید والقراءت جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو

عزیزی مولانا قاری محمد طیب حسین امجدی سلمہ استاذ طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ گھوسی میرے خاص شاگرد ہیں انھوں نے اکثر فنون کو بہت ہی محنت کے ساتھ حاصل کیا ہے فضیلت کے ساتھ ساتھ قراءت سبعہ متواترہ بھی کیا ہے۔

انھوں نے کم عمری میں سلطان الاساتذہ حضور محدث کبیر صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ سربراہ اعلیٰ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی کے اس لاجواب رسالہ المسمیٰ ''مشینی ذبیحہ کا حکم'' کو تخریج وتحشیہ سے مزین کیا ہے دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی۔

دعا ہے کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ جل شانہ محشی سلمہ کے علم وعمل وعمر میں برکتیں فرمائے اور مزید قلم اٹھانے کی توفیق رفیق فرمائے اور اس رسالہ کو مقبول انام فرمائے، آمین، ثم آمین۔

دعا گو:۔ احمد جمال القادری

خادم التجوید والقراءت: جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو

https://alislami.net

تـ ثـ ات

شہزادۂ حضور محدث کبیر حضرت مولا علاء المصطفیٰ قادری صا
ظم اعلیٰ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو۔

مضمون ''مشینی ذبیحہ کا حکم'' جو محدث کبیر حضور علامہ صا قبلہ نے بہت پہلے تحر یر فرما یا تھا جسے ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور نے شائع کیا۔ بعد میں دا ئ ۃ المعارف الامجدیہ گھوسی سے رسالہ کی شکل میں شائع ہوا۔

اس مضمون کو عام کرنے کی سخت ضرورت محسوس ہوئی تو عز یم مولا طیب حسین ز ی علمہ استاذ طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی نے اسے حاشیہ وتخر یج سے مزین وآراستہ کیا۔

مولیٰ تعالیٰ موصوف کی اس محنت ولگن کو قبول فرمائے اور مز ید تحر یر کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین، بجاہ حبیبہ الکریم۔

دعا گو

علاء المصطفیٰ قادری

تقریظ جلیل

حضرت العلام مولا۔ عبدالرحمٰن صا . قبلہ مدظلہ العالی
شیخ الحد۔ ث جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو

. اعظم یورپ کے صنعتی انقلاب نے لوگوں کی معاشرتی ز۔ گی کے قدیم اطوار کو کافی . ل ڈالا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی حیرت انگیز ۔ قی نے ا نی معمولات کو مشینی ذرائع سے ایسا وابستہ کر د۔ ہے کہ اَ آج ں کو یکلخت بند کر د۔ جائے تو پورا سماج ٹوٹ کے بکھر جائے گا۔ گھروں میں بجلی کے پنکھے اور کولر، فریج سے لے کر تجارتی دکانوں اور صنعت کے .ڑے .ڑے کارخانوں کی تمام ۔ سرَ میاں ں کی مرہون منت ہے۔

گو۔ ۔ خوری کے لیے جانور کی کثیر تعداد کو ہاتھوں سے ذبح کر۔ ا۔ دشوار َ۔ ارعمل ہے، ا دات کی نفسیات ہے ا نی ضروریت کو آسان بنا۔ ، اس لیے اب مختلف ملکوں میں ں سے ذبح حیوا۔ ت کا طر رائج ہو۔ جا رہا ہے، ان حالات میں شرعی میزان . مشینی ذبیحہ کا جانچنا ا۔ ضروری مسئلہ بن َ۔ ہے۔ بعض لوگ جو مزاج شریعت سے ۔ آشنا ہیں انھوں نے اس کے جواز کا فتویٰ بھی صادر کر د۔ ہے۔ مسئلہ کی نوعیت اور سنگینی کو دیکھتے ہوئے فقیہ ابن فقیہ، محدث کبیر حضور علامہ ضیاء المصطفیٰ صا . قبلہ قادری نے اپنی

https://alislami.net

مصروفیات سے کچھ وقت نکال کرا یہ عالمانہ وفاضلانہ مقالہ تحریر کر کے ذبح شرعی کی حقیقی صورت حال قوم کے سامنے پیش کر دی ،اور مشینی ذبیحہ کے جواز کے قائلین کے تمام شبہات کو ی کے تاروں سے زیادہ ضعیف وکمزور ثابت کر کے واضح کر دیا کہ مغربی طرز عمل کو سند جواز دینے کرنے سے زیادہ اہم شرعی احکام کی صحیح تصویر پیش کرنا ہے ''دشمنان اسلام'' تو ہر سطح پر مسلمانوں کو ان کے محبوب مذہب سے دور رکھنے کی سعی کرتے ہی رہتے ہیں، ہمیں ان کے فریب میں آئے بغیر اسلام کی سچی تصویر لانے ہی میں بھلائی ہے۔

یہ تعلیم یافتہ مسلم دانشوروں سے اپیل ہے کہ مغرب سے مرعوب ہوئے بغیر اپنی بات جرأت کے ساتھ کہنے کا حوصلہ پیدا کیجئے، کیوں کہ اسلام غالب ہونے کے لیے ہے مغلوب ہونے کے لیے نہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ جل شانہ حضور محدث کبیر دام ظلہ العالی کا سایہ ہم پر قائم ودائم رکھے اور محشی سلمہ کو دارین کی سعادتوں سے نوازے اور اس رسالہ کو مقبول انام فرمائے۔آمین۔

عبدالرحمٰن رضوی

خادم التدریس

جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو

https://alislami.net

تقدیم

فقیہ اہل ۔ حضرت العلام مفتی آل مصطفیٰ مصباحی صا ۔ قبلہ
استاذ و مفتی جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی مئو

دس سال سے زائ کا عرصہ ر چکا ۔ یہاں مشینی ذبیحہ رواج پ یہ ہو رہا تھا، اس موضوع پ سیمینار بھی منعقد ہوئے، ابتداً مشین سے ذبح کرنے کی صورت حال گنجلک سی تھی اس لیے جواز وعدم جواز دونوں را سامنے آ لیکن ب ے شہروں میں ۔ متعدد سلاٹ ہاؤس قائم ہوئے اور اس کے ماہرین اور گہری ر والوں سے راقم الحروف نے رابطہ کیا تو جو صورت حال سامنے آئی وہ ب ی تکلیف دہ تھی کیوں کہ اس پ تو شروع میں گفتگو کی گنجائش تھی کہ یہ شرعی ذبح ہے ی نہیں؟ اور یہ کہ ایسا ذبیحہ حلال ہے ی حرام؟

لیکن جانور کو غیر معمولی اذی میں مبتلا کر کے مشین سے ارنے کے عمل پ نہ کسی بحث کی گنجائش تھی اور نہ ہی اسے قابل قبول عمل قرار دی جا سکتا ہے۔ اس لیے اس تعلق سے راقم الحروف نے اپنے بعض اکا ۔ سے بھی تبادلۂ خیال کیا اور نتیجۃً جماعتی موقف کے طور پ عدم جواز کا دوٹوک فیصلہ لیا ی اور فتاوے و مقالوں میں اس حکم کو واضح بھی کیا ی، جس کی ۔ سے ی دی وجہ یہ ہے کہ ذبح اختیاری میں مسلمان عاقل ب لغ کا تسمیہ پ ھ کر اپنے عمل اور اپنی قوت سے ذبح کر ذبیحہ کے حلال ہونے کے لیے شرط ہے۔ بلفظ د : عاقل ب لغ مسلمان شخص خود فعل ذبح کا مباشر ہو، محض ۔ ۔ نہ ہو، اور مشین سے جو جانور ذبح ہو ہے اس میں بجلی کی قوت

https://alislami.net

کارفرما ہوتی ہے نہ کہ بٹن د . نے والے کی، یعنی ذبح کا مباشر بجلی کی قوت ہوتی ہے اور بجلی نہ مسلمان ہے نہ عاقل، نہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنے والی، تو ایسا ذبیحہ کیوں کر حلال ہوگا۔

اس دوران پ کستان کے کسی صا . کا مضمون ملک کے معروف . ی ہ ماہنامہ اشرفیہ .. ت ماہ اگست ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا جو حکم جواز اور دلائل جواز پ مشتمل تھا، معلومات کی کمی کے . ش مقالہ نگار نے یہ موقف اختیار کیا تھا، جو نہ صرف یہ کہ صحیح نہ تھا بلکہ عام لوگوں کے لیے اضطراب اور الجھن کا . ش بھی۔

استاذی الکریم محدث کبیر دام ظلہ العالی نے اس کے رد میں ای مختصر اور جامع مضمون سپرد قلم فرما . یہ ال قدر و لائق اعتبار مضمون ماہنامہ اشرفیہ میں شائع ہوا تو مشینی ذبیحہ کے جواز کا موقف ر ٘ والوں نے اپنے قلم پ پہرے بٹھا دیے، اور اپنے سابقہ موقف سے ی تو رجوع کر لیا اس پ ش نی کو ضروری سمجھا۔

ماہنامہ اشرفیہ میں شائع شدہ اس مضمون کو افادۂ عام کے لیے دا ٔ ۃ المعارف الامجدیہ نے کوئی دس سال قبل رسالہ کے شکل میں شائع کیا، جسے اب عزی م جناب مولا ٰ طیب حسین امجدی زی مجدہ استاذ طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی نے اپنے تحشیہ کے ساتھ شائع کرنے کا عزم کیا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور عزی موصوف کو سعادتوں اور ت قی علم سے نوازے، آمین۔ بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

دعا گو

آل مصطفیٰ مصباحی

خادم دار الافتاء: جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو (یوپی)

۲۶؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ۔ ۲۰۱۳ء

ماہنامہ اشرفیہ شمارہ ماہ اگست ۱۹۹۷ء میں ای مضمون مشینی ذبیحہ کے جواز سے متعلق شائع ہوا تھا، مضمون فقہی بصیرت سے خالی اور سطحی مواد پ مشتمل ہے، جس میں مضمون نگار نے ''ذبیحہ شرعی'' کے : دی شرائط اور کئی ضروری امور سے صرف کیا ہے اور مشینی ذبیحہ کے جواز کو لا حاصل بحثوں سے ث . ت کرنے کی ، کام کوشش کی ہے۔

مضمون نگار پ لازم تھا کہ وہ مشینی ذبیحہ کے عمل کے متعلق یہ واضح کرے کہ الکٹرک ا کی طاقت سے چلنے والی چھری خود مسلمان کی اپنی قوت سے چلتی ہے اس لیے ذبح کا یہ عمل مسلمان ہی کا فعل قرار پ ئے گا. ب کہ یہ ث . ت کر، اثبات محال سے کم نہیں مضمون پ ڑھنے کے بعد شدی طور سے یہ احساس ہو ت ہے کہ مضمون نگار کو فقہ حنفی کی دو ای کتابوں کا مطالعہ بھی نصیب نہیں ہوا ہے چو اس مضمون سے ہمیں یہ ا، یشہ ہوا کہ بعض اہل اسلام لاعلمی کی بنا پ حرام گو ث ت کھانے کے مرتکب ہو ت ہیں اس لیے یہ ضروری خیال کیا کہ ذبح شرعی کی ای اجمالی تشریح پیش کر دی جائے۔

ذبح شرعی :۔ ہر مسلمان کو کم از کم اتنا علم ضرور ہے کہ شریعت اسلامیہ کی رو سے مچھلی اور ٹ ی کے علاوہ (۱) کوئی بھی حلال جانور اس وقت ت حلال نہیں ہو سکتا۔ . ت کہ وہ ذبح

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای: ہمارے لیے دو مردار.....

شرعی کے مراحل سے نہ گزر چکا ہو۔

ذبح شرعی کی دو قسمیں ہیں:

(۱)اختیاری۔(۲)اضطراری۔

فتح القدیر میں ہے: (ج۸ ص۲۲ مصری)

ذبح شرعی کی دونوں قسموں میں آلہ دھاردار سے قطع کرنے کے طریقوں کے

.........جانور حلال ہیں اور دو خون حلال کیئے گئے ہیں، جانور تو مچھلی اور ٹڈی اور خون تلی اور کلیجی۔(ابن ماجہ ج۴ ص۲۷۳ مصری)

ہاں جو مچھلی پانی میں از خود مر کر تیرنے لگے ان کا کھانا جائز نہیں حدیث پاک میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دریا نے جس مچھلی کو باہر پھینک دیا اسے کھاؤ اور جو پانی میں مر کر تیرنے لگے اسے مت کھاؤ(ابوداؤد ج۴ ص۴۲۱ مصری) ہاں پانی میں کوئی ایسی چیز ڈالی گئی جس سے مچھلی مر گئی اور یہ معلوم ہے کہ اس چیز کے ڈالنے سے مری ہے تو وہ مچھلی حلال ہے۔(درمختار ج۹ ص۴۴۴)

(۲)ذابح جب جانور کے گلے پر چھری پھیرنے کی قدرت رکھتا ہو اور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر اس کو ذبح کر سکتا ہو اور حلق اور لبہ کے درمیان چند رگیں کاٹ دے تو یہ ذبح اختیاری ہے جیسے پالتو جانور گائے بھینس بکری وغیرہ اور اگر اس کے گلے پر چھری پھیر کر ذبح نہ کر سکے اور جانور کے بدن کے کسی بھی حصے میں نیزہ وغیرہ سے بھونک کر خون نکال دے تو یہ ذبح اضطراری ہے جیسے جنگلی جانور نیل گائے ہرن وغیرہ۔

ان تمام صورتوں میں کسی بھی دھاردار آلہ سے جانور کے بدن کے کسی بھی حصہ کو زخم کر کے خون بہادیا جائے تو وہ ذبیحہ حلال ہو جائے گا ہاں اگر گھر یلو جانور بدک کر یا بھاگ کر قابو سے باہر ہو گیا اور ذبح اختیاری کی صورت نہ رہی تو اب اس کا ذبح اضطراری جائز ہے ردالمختار میں ہے:

محمد طیب حسین امجدی

سوا تقریباً تمام شرائط مشترک ہیں۔

ذبح اختیاری میں سانس کی ٭ لی کھا٭ پنی ا٭ نے کی ٭ لی اور ان کے اغل بغل والی خون کی دو رگوں میں سے کم از کم تین کا ٭ جا٭ شرط ہے۳۔ ٭ ٭ کہ ذبح اضطراری میں آلہ دھار دار یعنی تیر بھالے وغیرہ سے جانور کے جسم پ کہیں بھی ایسا زخم پہنچا٭ کافی ہے جس سے جانور کی موت واقع ہو جائے ی سدھائے ہوئے کتے۴ شکاری پ٭ ے سے شکار کو زخمی کر٭ بھی ذبح اضطراری کے لیے کافی ہے۵۔

(۳) ذبح میں جن رگوں کو کاٹ جا٭ ہے وہ کل چار ہیں: عالمگیری میں ہے:

اول حلقوم جس میں سانس آتی جاتی

ہے دوم مری جس سے کھا٭ پنی نیچے ا٭ ہے سوم و چہارم ودجین جس میں خون کی روانی ہوتی ہے ان میں سے کسی بھی تین رگ کا ٭ جا٭ ذبح شرعی کی ٭ دی شرط ہے:۔ عالمگیری میں ہے

درمختار میں ہے:

(۴) سدھا ی ہوا کتا وہ جس کو ٭ قاعدہ شکاری کی ٭ ٭ دی گئی ہوا اس کا مالک شکار پ چھوڑے تو وہ دوڑ پ ے پھر ڈا٭ کر روکنا چاہے تو رک جائے اور ٭ شکار کو پکڑے تو اپنے مالک کے لیے روکے رکھے اس کے گو٭ ٭ کھال ی کسی بھی عضو ٭ ن کو نہ چھوئے نہ کھائے اور یہ کم از کم تین ٭ ر کے تجربہ سے ٭ ٭ ہو تو وہ سدھا ی ہوا کتا ما٭ جائے گا جلالین شریف میں ہے:

ہدایہ آ ٰ ین میں ہے:

ذبح اضطراری ان پ ٰ و پ ٰ جانوروں کے ساتھ مخصوص ہے جو او اڑان ی بے تحاشا بھاگنے کی وجہ سے کسی طرح قابو میں نہ آتے ہوں جیسے وحشی پ ٰ و پ ٰ ۔ ۔ ب کہ ذبح اختیاری پ لتو ی قابو میں آجانے والے جانوروں کے لیے ہے۔ اَ تیر ی شکاری جانور کے ذریعہ شکار کیا َ ی جانور زخمی ہو کر مرنے سے پہلے قابو میں آ َ ی اور ذبح اختیاری کا موقع ہے تو جانور بے ذبح کیے حلال نہ ہوگا۔ ردالمحتار میں ہے:

ہدایہ آ ٰ ین میں ہے:

---

(۵) شکاری جانور کا کیا ہوا شکار چند شرطوں کے ساتھ جا ٰ ہے:

(۱) شکاری جانور مسلمان کا ہو اور سکھا ی ہوا ہو۔

(۲) اس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو دبوچ کر نہ مارا ہو۔

(۳) شکاری جانور بسم اللہ اللہ اکبر پ ڑھ کر چھوڑا َ ی ہو۔

(۴) اَ شکار کے مرنے سے پہلے شکاری اس کے پ س پہنچا تو اس نے بسم اللہ اللہ اکبر پ ڑھ کر ذبح کیا ہو۔

ان شرطوں میں سے کوئی ای شرط بھی نہ پ ئی گئی تو ذبیحہ حلال نہ ہوگا۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۴۲۲)

قاضی خان میں ہے:

ائع الصنائع میں ہے:

مشینی ذبیحہ:

یہ بات بالکل واضح ہے کہ مشین سے جو جانور ذبح ہوتے ہیں وہ صرف ذبح اختیاری ہی سے حلال ہو تے ہیں کیو . . جانور قابو میں ہوگا تبھی مشین کے حوالہ ہوسکتا ہے ورنہ نہیں اور مشین سے ذبح کے مواقع پر جانوروں کے کاٹنے میں آدمی کی قوت کا کوئی دخل نہیں ہوتا بلکہ ای آدمی صرف کسی سوئچ کو آن (On) کر دیتا ہے جس سے موٹر والے تار سے کرنٹ کا رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور بس۔ پھر بجلی اپنی قوت سے موٹر کو حرکت دیتی ہے اور موٹر اپنے بعض پرزوں یا پٹے کے واسطے سے چھری کو حرکت دیتا ہے نہ کوئی ا ن موٹر کو حرکت دیتا ہے نہ اس کی چھری کو۔ اس لیے اگر تاروں میں بجلی کی رو نہ ہو تو سوئچ آن (On) کرنے سے کسی قسم کی حرکت چھری میں پیدا نہیں ہوتی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ا ن کی طاقت اور اس کے عمل کا ذبح سے کوئی تعلق نہیں۔

فرض کیجیے کہ اگر کوئی مسلمان کہیں بسم اللہ پڑھ کر چھری آویزاں کر دے پھر پلتو جانور کو چھری کی طرف ہان دے جس سے جانور کی مذکورہ . لا رگیں ٹ جا تو بھی جانور حرام قرار پ ئے گا۔ حالا یہاں مشینی واسطوں سے کم واسطے ہیں چو ذبح کا عمل خود اس مسلمان سے صادر نہ ہوا بلکہ جانور اپنی قوت سے چھری سے ٹکرا کر کٹا ہے اس لیے

اسے ذبح شرعی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کنز الدقائق میں ہے:

ترجمہ:۔کسی نے ایک آری یا درانتی جنگل میں نیل گائے شکار کرنے کے لیے بسم اللہ پڑھ کر رکھ دی پھر دوسرے دن آیا تو نیل گائے کو زخمی حالت میں مردہ پایا تو اس کا کھانا جائز نہیں۔

امام زیلعی علیہ الرحمہ اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ ذبح میں شرط یہ ہے کہ جانور کو انسان (ذبح اختیاری کی صورت میں) خود ذبح کرے یا (ذبح اضطراری کی صورت میں) اسے خود ایسا زخم پہنچائے کہ جانور مر جائے اس کے بغیر جانور حلال نہیں ہوتا کہ یہ اس نطیحہ یا متردیہ(٦) کی طرح ہے جس کی حرمت آیت قرآنی:

سے ثابت ہے (سورۃ مائدہ آیت نمبر۳)

اور متن میں دوسرے دن کی قید صرف اتفاقی ہے کیونکہ شکاری اگر اسی وقت جانور کو مردہ پائے تو بھی وہ حلال نہیں کہ اس میں ذبح کی شرط معدوم ہے۔ تبیین الحقائق میں ہے:

(۔۔۔ء ۱۸ ص ۲۶۶ کتاب الشتی مصری و رد المحتار ج ۹ ص ۴۳۹)

(٦) : جو جانور کسی کے سینگ مارنے سے مر جائے۔ متردیہ: جو بلندی سے نیچے گر کر مر جائے۔ امجدی

https://alislami.net

اس موقع پر امام شلبی نے خلاصہ اور محیط اور امام زیلعی کی عبارتوں کے درمیان جو فرق ہے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ پھر لکھتے ہیں:

امام زیلعی نے مسئلہ کنز کی جو دلیل پیش کی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ شکاری ا ن آری نصب کر کے شکار کی ـ ک میں رہے یا غا ٔب ہو جائے دونوں صورتوں میں جانور اگر زخمی ہو کر مرے تو حرام ہے (کیو جانور اپنی قوت سے آری سے ٹکرا کر زخمی ہوا ہے اور مرا ہے) اس کا مطلب یہ ہوا کہ خلاصہ کی ذکر کردہ روایت امام زیلعی کے نزدیک قابل اعتبار نہیں۔( )

علامہ شامی علیہ الرحمہ زیلعی کی عبارت اور خلاصہ کی ذکر کردہ روایت میں تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شاید امام زیلعی کی مراد یہ ہے کہ شکار کے زخمی ہونے کے بعد اس کے مرنے سے پہلے شکاری اس کے ذبح اختیاری پر قادر ہوا اور پھر بھی اسے ذبح نہ کرے تو شکار حلال نہیں ہے یہ توجیہ اس لیے کہ گئی ہے کہ:

یعنی ذبح اضطراری میں خود ہی عملی ذبح کرنا شرط نہیں ہے۔

(ردالمحتار ج ۵/ص ۱۹۲/کتاب الذبائح)

علامہ شامی نے اس توجیہ کو پیش کرنے کے بعد حکم ـ مل بھی فرمایا ہے اس ـ مل کی وجہ یہ ہے کہ تیرانـ ازی سے زخمی کرنا خود فعل ا ن ہے اور سدھائے ہوئے شکاری جانور کے ذریعہ شکار کو زخمی کرنا کتاب و ـ ـ سے فعل ا ن کے حکم میں مانا گیا ہے لیکن آری نصب کرنے میں شکاری کی نہ فعلی قوت کا دخل ہے اور نہ شکاری جانور کو خود ذریعہ بنانے کا دخل ہے بلکہ جانور خود اپنی قوت سے ٹکرا کر زخمی ہوتا ہے۔ اس لیے امام زیلعی کا قول دونوں

صورتوں کو شامل ہے کہ شکاری کو ذبح کا موقع اور ذبح نہ کیا تو بھی حرام اور ذبح کا موقع نہ بھی حرام ۔اوران کا یہ قول بے وزن نہیں ہے۔

اس بحث سے یہ معلوم ہوا کہ اَ چہ شکار کے ذبح اضطراری میں مباشرت ذبح (خود ہی ذبح کرنے) میں علماء کا اختلاف ہے لیکن ذبح اختیاری میں بالاتفاق یہ شرط ہے کہ ا ن خود اپنے عمل اور اپنی قوت سے جانور کو ذبح کرے ت ہی جانور حلال ہوگا۔لغت و شرع کی رو سے فعل کا اطلاق اسی معنی پ ہوت ہے کہ فاعل اپنی قوت وارادہ سے ارتکاب فعل کرے۔اور یہ امر آفتاب کی طرح روشن ہے کہ مشینی ذبیحہ میں آ پ یٹر بسم اللہ پڑھنے والے کی قوت سے جانور ذبح نہیں ہوت بلکہ چھری کی تحری اور خون کی رگوں پ اس کے د وَ کا سارا عمل مشینی قوت کا کرشمہ ہے اور اس ت کا اعتراف خود مضمون نگار نے دبے لفظوں میں مصری علماء کے فتویٰ سے کیا ہے۔

حاصل کلام:

یہ ہے کہ ذبح شرعی میں جن امور کی رعای شرط ہے ان میں سے کئی ا مشینی ذبیحہ میں مفقود ہیں۔ہم اختصار کے ساتھ انھیں پیش کرتے ہیں:

(۱) ضروری ہے کہ ذبح کرنے والا عاقل اور شرائط ذبح سے واقف ہو اسی لیے پ گل اور بے عقل بچہ کا ذبیحہ حرام ہے۔ردالمحتار میں ہے:

اور ہدایہ آ ین میں ہے:

ظاہر ہے کہ الیکٹرک اواس کی قوت سے چلنے والے موٹ ہی چھری کو حر ت دیتے ہیں اور یہ دونوں عقل و معرفت سے یکسر خالی ہیں۔

(۲) ذبح کرنے والے کو خود بسم اللہ کہنا ضروری ہے دوسرے کے بسم اللہ کہنے سے ذبیحہ حلال نہ ہوگا۔ ردالمحتار میں ہے:

عالمگیری میں ہے:

. . کہ مشین اور اس کو نے والی الکٹرک میں بسم اللہ کہنے کی صلا یت ہی نہیں ہے اب مشین آ پ یٹر یک کنارہ کھڑے ہوئے کسی مسلمان کا بسم اللہ پڑھنا مشین کی طرف سے کیسے کافی ہوگا۔

(۳) ذبح کرنے والے کی مدد کے لیے اَ کسی اور نے چھری پ ہاتھ رکھا تو دونوں کو بسم اللہ اللہ پڑھنا ہوگا ان میں اَ کوئی ا ی بسم اللہ ت ک کر دے تو ذبیحہ حرام ہے۔

(۷) کیو حقیقتاً دونوں ہی ذابح ہیں تو دونوں پ تسمیہ ضروری ہے جیسا کہ درمختار اور شامی کے . یہ:

اور

سے . لکل واضح ہے۔

مدد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ذبح کرنے میں ذبح کرنے والے کا معین و مددگار ہو اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں مثلاً ذابح کا ہاتھ اتنا ضعیف ہو کہ اس کی قوت سے ذبح نہ ہو سکتا ہو ی کوئی شخص فعل ذبح میں ہی اس کی مدد کرے جیسے کہ ذبح کرنے والے کے ہاتھ پ ہاتھ رکھ کر چھری ئے اور جانور دونوں کی قوت سے ذبح ہو۔ ردالمحتار میں ہے:

ردالمحتار میں ہے:

یوں ہی اگر مسلمان بسم اللہ سے ذبح کررہا تھا اور چھری ایسے شخص نے پکڑ رکھی ہے جو نہ مسلم ہے نہ کتابی تو بھی ذبیحہ حرام ہے۸۔

عالمگیری میں ہے:

جانور کا ہاتھ پاؤں اور بدن پکڑنے والا معین ذابح نہیں ہاتھ پاؤں پکڑنے والے تو اسی رسی کے مثل ہیں جس سے جانور کے ہاتھ پاؤں ذبح کے وقت باندھے جاتے ہیں اس وجہ سے نہ ان پر تسمیہ ضروری اور نہ ہی ان کا مسلمان یا کتابی ہونا شرط ہے اسی طرح اگر ذبح کے وقت ہاتھ پاؤں پکڑنے والے مشرک یا بت پرست ہوں تو بھی ذبیحہ میں خلل نہ آئے گا کیونکہ تسمیہ معین ذابح پر واجب ہے نہ کہ ہاتھ پاؤں پکڑنے والے پر۔واللہ تعالیٰ اعلم۔(محمد طیب حسین امجدی)

(۸)اس لیے کہ جب اس شخص نے بھی چھری پکڑ رکھی ہے تو وہ شخص بھی فعل ذبح میں شریک ہے تو وہ بھی ذابح ہوا اور گزر چکا کہ ذابح کا مسلمان یا کتابی ہونا شرط ہے فتوی قاضی خان میں ہے:

فتوی رضویہ میں ہے: یونہی اگر ذبح کرنے والوں میں کوئی کافر مشرک تھا تو بھی ذبیحہ مردار ہو گیا''۔(ج۸رص۳۱۶)امجدی

تو اَ فرض کرلیا جائے کہ مشینی ذبیحہ میں مسلمان کے ذبح کا بھی دخل ہے تو مشین کا بھی دخل ہے جو نہ مسلم ہے نہ کتابی اس لیے ذبیحہ حرام ہوگا۔

(۴) ذبح کرنے والا اپنے ارادہ واختیار سے ذبح کرے جیسا کہ آری والے مسئلہ میں امام زیلعی اور علامہ شامی کی عبارتیں ہم پیش کر چکے ہیں قرآن کریم میں ارشاد ہے:

اللہ تعالیٰ نے فعل ذبح کا صدور مسلمان کے ساتھ خاص کر کے واضح کر دیہ ہے کہ ذبح میں ذابح کے اپنے فعل واختیار کا اعتبار ہے۔

بلکہ یہ بھی شرط ہے کہ بسم اللہ ذبح ہی کی سے پڑھے کسی دوسرے ارادہ سے بسم اللہ پڑھی اور جانور کو ذبح کر دی تو حلال نہیں ہوا۔ درمختار میں ہے:

. ائع الصنائع میں ہے:

اس سے معلوم ہوا کہ ذبح کا ارادہ بھی ضروری اور قصد ذبح ہی سے اللہ کا ٠ م ی ٠ بھی ضروری ہے اور ہی امر . لکل واضح ہے کہ مشین اور اس کی بجلی میں نہ ارادہ ہوت ہے اور نہ اختیار۔

تو مشین کیسے قصد ذبح سے اللہ کا ٠ م لے اس تفصیل کے بعد مضمون نگار کے مندرجہ ذیل دو پیرا اَف بھی پڑھ لیجئے ت کہ ان کی علمی بصیرت کا ٠ ازہ ہو جائے۔

(۱) شرعی طریقۂ ذبح میں مقصود . لذات جانور پ تسمیہ پڑھ کر متعین مقام سے کسی تیز دھاردار آلہ سے دم مسفوح کو خارج کرنا ہے خون کے اخراج کا یہ عمل اصالۃً ہو یا جیسے مشین کے بلیڈ سے ہر دو صورت میں وہ ذبیحہ حلال تصور کیا جائے گا۔

(۲) مندرجہ بالا سوال میں کوئی ایسا پہلو نہیں آتا جس کی بنیاد پر ذبح کے مذکورہ طریقہ کو غیر شرعی قرار دے کر ایسے ذبیحہ کو حرام کہا جائے . کہ مشین کے تیز دھاردار بلیڈ سے جانور کی مطلوبہ رگیں کٹ رہی ہیں اوراس موقع پر ایک مسلمان اس جانور کا گوشت حلال کرنے کے ارادے سے اس پر تسمیہ بھی پڑھ رہا ہے اور رگوں سے بہنے والا خون بھی . ا. نیچے رہا ہے تو کوئی معقول وجہ نہیں آتی جس کی بنیاد پر اس ذبیحہ کو حرام قرار دیا جائے۔(ماہنامہ اشرفیہ . . ماہ اگست ۱۹۹۷ء ص ۱۶)

مضمون نگار کے ان دونوں پیراگراف کا حاصل اس کے سوا کیا ہوسکتا ہے کہ ذبح میں مطلوبہ مقام کا کٹنا اور خون کا بہنا اور کسی مسلمان کا بسم اللہ پڑھنا ہی کافی ہے چاہے کاٹنے والا مومن ہو یا کافر نہ مومن ہونہ کافر۔ حالانکہ فرمان الٰہی:

اس کے . خلاف ہے۔

مصری علماء کی طرف منسوب کر کے مضمون نگار نے ایک فتوی کیا ہے لگے ہاتھوں اسے بھی پڑھ لیں۔

چونکہ سائل نے . قی آلہ سے ذبح کرنے کے طریقہ کار کا سوال میں ذکر ہی نہیں کیا اس لیے ہم یہاں قاعدۂ کلیہ بیان کر رہے ہیں اگر مدیر آلہ مشینی ذبیحہ کا آپریٹر مسلمان ہو یا اہل کتاب سے ہو اور مشین میں چھری لگی ہوئی ہو جس سے مذکورالصدر رگیں کٹ جا اس جگہ یہ شرط بھی ہونی چاہیے کہ مدیر آلہ ہر جانور کے ذبح کے وقت الگ الگ بسم اللہ

پڑھے تو اس. قی آلہ کو ذابح کے ہاتھ چھری کے قائم مقام قرار دیا جائے گا اور یہ ذبیحہ حلال ہوگا اور. یہ شرائط پورے نہ ہوں تو ذبیحہ حلال نہیں ہوگا۔

(ماہنامہ اشرفیہ.. ماہ اگست ۱۹۹۷ء ص ۱۵)

اہل کتاب کے ذبیحہ کا حکم ہم بعد میں تحریر کریں گے۹ یہاں تو یہ سوال ہے کہ مدیا آلہ کا بسم اللہ پڑھنا کیوں کر حلت ذبیحہ کا ضامن ہوسکتا ہے. کہ وہ ذبح نہیں کر رہا ہے۔

---

(۹) اہل کتاب کے ذبیحے کے. رے میں قرآن کریم میں ہے:

(سورۃ مائدہ آیت نمبر ۵)

اور یہاں طعام سے مراد ذبیحہ ہے لیکن موجودہ زمانہ کے ری کے. رے میں تحقیق سے. ہے کہ وہ ذبح کے بجائے گلا گھونٹ دیتے ہیں یا ذبح کرنے میں موضع ذبح کی رگوں کو نہیں کاٹتے اور تکبیر بھی نہیں کہتے لہٰذا ان کا ذبیحہ مثل مردار ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے رائے زمانہ کا حال معلوم ہے نہ وہ تکبیر کہیں نہ ذبح کے طور پہ ذبح کریں مرغ و پ کا تو گلا گھونٹتے ہیں اور بھیڑ بکری کو اگرچہ ذبح کریں رگیں نہیں کاٹتے، فقیر نے بھی اس کا مشاہدہ کیا ہے بلکہ ری کے یہاں صدہا سال سے ذبح شرعی نہیں۔

فتاویٰ قاضی خان میں ہے:

تو رائے زمانہ کا ذبیحہ ضرور حرام ہے (ج ۸/ص ۳۳۱)۔

بہار شریعت میں ہے آج کل کے عموماً ری کا کوئی مذہب ہی نہیں تو ان کا نکاح نہیں ہوسکتا نہ ان کا ذبیحہ جائز بلکہ ان کے یہاں تو ذبح ہوتا بھی نہیں۔ (حصہ ۷/ص ۳۱)

یہود کا حال معلوم نہیں اگر ان کے یہاں بھی تک تکبیر یا ذبح کی تغییر ہو تو حکم حرمت۔ فتاویٰ امجدیہ ج ۳/ص ۳۰۰ کے حاشیہ پہ ہے: اس زمانہ کے یہود کا حال معلوم نہیں اگر وہ بطریق شرعی ذبح کرتے ہوں، جانور کے موضع ذبح کی رگیں کاٹتے ہوں، تکبیر کہتے ہوں. تو ان کا ذبیحہ حلال ہوگا ورنہ ان کا ذبیحہ بھی حرام و مثل مردار ہوگا۔ اگر وہ بطریق شرعی ذبح کرتے ہوں. بھی احتیاطاً ان کے ذبیحہ سے احتراز چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد ابوالحسن قادری غفرلہ:۔ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی۔ محمد طیب حسین امجدی

---

https://alislami.net

پھر یہ کہنا کہ مشین سے چلنے والی چھری ذابح کے قائم مقام ہے یہ صرف ا یـ دعوٰی ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہاں! اس سے اتنا تو ثـ .ـت ہوَ یـ کہ ان مصری علماء کو بھی یہ تسلیم ہے کہ ذبیحہ پـ چھری کو ذابح کے ہاتھ سے اسی کی قوت سے چلنا ضروری تھا اور وہ مشین کی قوت سے چل رہی ہے کسی ضرورت کی وجہ سے مشین سے چلنے والی چھری ذابح کے ہاتھ کی چھری کے قائم مقام قرار دی گئی ہے البتہ ہم دلیل سے یہ ثـ .ـت کر چکے ہیں کہ ذبح اختیاری میں یہ شرط ہے کہ ذابح خود اپنے اختیار وقوت سے جانور کو ذبح کرے اور ہنوز اس کے خلاف کوئی دلیل نہیں پیش کی جا سکی۔

شایـ ان مصریوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ بعض مسائل میں شریعت نے .. فعل کو بھی فاعل قرار دیـ ہے اس لیے مشین نے والا چو جانور کٹنے کا .. ہے لہٰذا وہی ذابح کہلائے گا غالباً انھیں یہ علم نہیں ہے کہ ذبح اختیاری کے مسئلہ میں شریعت اسلامیہ نے .. کو ذابح کے قائم مقام نہیں مانـ ہے بلکہ مباشرت ذبح کو شرط ذبح شمار کیا ہے چنانچہ ہم اس سلسلے میں دلائل وشواہد پیش کر چکے ہیں۔ پھر یہاں .. در .. کے سلسلہ پـ بھی توجہ دینا چاہیے کہ مدیـ مشین صرف سوئچ دـ .ـت ہے اَ ـت روں میں بجلی کی رو ہے تو سوئچ دـ نے کے .. سے مشین یـ بجلی پہنچی اَ مشین صحیح ہے تو بجلی کے .. سے مشین چلی پھر مشین چلنے کے .. سے چھری چلی۔ .. کے .. کے .. کو کیوں کر ہاتھ سے چلنے والی چھری کا قائم مقام قرار دیـ جا سکتا ہے ہو سکتا ہے کہ ان مصری علما کو سودا کا یہ شعر ہاتھ آ َ یـ ہو اور وہی ان کے لیے نسخۂ حل مشکلات ثـ .ـت ہوا ہو۔

مگس کو .غ میں جانے نہ دینا
کہ .حق خون پـ وانے کا ہوگا

مصری علما کے بارے میں ہمیں اب تک جو اطلاعات حاصل ہوئی ہیں وہ کچھ اس طرح پر ہیں کہ مصر کے حق پرست حق گو بیباک علما جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈھکیلے جا رہے ہیں اور عام طور سے جو علما اصدار فتوی پر مامور ہیں وہ مغربی ذہنیت کے حامل اور صدر مملکت کے پرستار ہیں یعنی حق گو نڈر اسلاف کے علما حکومت کی جیل میں ہیں اور جو علما حکومت کی تنخواہ میں ہیں ان سے فتوی کا کام لیا جاتا ہے میرا خیال ہے کہ مشینی ذبیحہ کے جواز میں مصر اور مغرب میں مغربی لابی ہی کام کر رہی ہے۔

ایک اور وجہ حرمت:

اب تک یہ گفتگو تھی کہ مشینی ذبیحوں میں مشین ہی ذابح ہوتی ہے اور کوئی انسان خود اپنی قوت اور اپنے ہی قصد و اختیار سے جانور کو ذبح نہیں کرتا ہے اس مرحلہ کے بعد اب ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ تجربات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مشین سے ذبح ہونے والے جانوروں میں سے بعض جانوروں کے گلے پر چھری چلنے کے بجائے ان کے سینہ پر یا سر پر چلتی ہے اور اس صورت میں ذبح کے متعین مقام کے بجائے آدھا سر کٹتا ہے یا سینہ کٹتا ہے پھر بعد کے مرحلہ میں ایسے جانوروں کے ٹکڑے ہو کر مشین کی چین کے ذریعہ دوسرے ذبیحوں کے ٹکڑوں میں مخلوط ہو جاتے ہیں۔ جو جانور ذبح کی رگوں کے سوا دوسری جگہ سے کٹتے ہوں اگرچہ اس طرح ان کو کسی مسلمان ہی نے کاٹا ہوتا تب بھی اس کا حرام ہونا اجماع سے ثابت ہے بلکہ مضمون نگار کو بھی اس کی حرمت تسلیم ہے اسی لیے تو انھوں نے ''متعین مقام اور مطلوبہ رگوں'' کے کٹنے کو حلت کی شرط قرار دیا ہے اگر بفرض محال مشینی ذبیحہ حلال بھی ہو تو حرام گوشت میں مخلوط ہونے کی وجہ سے تب بھی حرام ہوا۔ فقہی قاعدہ ہے:

. . تجر. ت سے یہ امر ث . ت ہو چکا ہے کہ بعض جانوروں کے مشینی ذبح میں مقام ذبح کٹنے کے بجائے کوئی اور جگہ ٹ جاتی ہے تو مضمون نگار صا . نے اس گوشۂ حرمت کو کس بنا پ صیغہ راز میں رکھا ہے اس نکتہ پ تو وہی روشنی ڈال ت ہیں۔

حرام خورانی کی . تین سیا ت :

مضمون نگار صا . نے اپنے جواب سے پہلے جو سوال تحر یر کیا ہے اس کے متن کا یہ حصہ ای . ر پھر پڑھ لیں:

”دور حاضر میں اسلامی حکومتوں کی جا . سے حلال گو ث ت کی ڈیما ٹ ز کے پیش سلاٹ ہاؤس میں مشین کے ذریعہ جانوروں کو ذبح کرنے کا طر رائج ہو چکا ہے“۔

سوال کا یہ حصہ پڑھنے کے بعد فورا یہ سوال ابھرتا ہے کہ اسلامی حکومتوں کی جا . سے . . حلال گو ث ت کی ڈیما ٹ ز ز ی دہ ہوگئی تو کیا سلاٹ ہاؤس والوں نے ل سے ذبح کا کام ی . سے پہلے مشینی ذبیحہ کے حلال ی حرام ہونے کی تحقیق شریعت اسلامیہ سے کرا لی تھی؟ ی صرف اپنی تجارت ہی پ رکھی تھی ظاہر ہے کہ سلاٹ ہاؤس والوں کو اس دور میں حلال وحرام کی تحقیق میں پڑنے کی کیا ضرورت تھی انہیں تو صرف گو ث ت کے پ وڈکشن اور اس کی سپلائی سے کام تھا۔

پھر جن ممالک کو یہ گو ث ت ایکسپورٹ کیے گئے وہاں کے عوام کو اس امر کی ہوا بھی نہ لگنے دی کہ یہ گو ث ت مشینی کار . اریوں کا نتیجہ ہے اور فر ی . کا ت . در ت کرنے کے لیے گو ث ت ی گو ث ت کے تھیلیوں اور ڈبوں پ (حلال گو ث ت) کا لیبل لگا دی ی ا ی عرصہ کے بعد . بعض عوام کو پتہ کہ یہ مشینی ذبیحوں کا گو ث ت ہے اور انہیں اسکی حلت مشکوک آئی تو انھوں نے علما دین سے مراجعت کی حق پ ت . ا ت س علما کرام

و   ن   م نے مشینی ذبیحوں کے حرام ہونے کا فتوی صادر فرمایا تو دوسری طرف بقسمتی سے انہیں بعض ایسے علما بھی مل گئے جنھوں نے کھینچ تان کر حرام کو حلال ثابت کرنے کی کوشش کی اور بدنام گوشت خوری کو پروان پڑھانے کی غرض سے یا سلاٹر ہاؤسز کا حق نمک ادا کرنے کی خاطر شریعت کے ساتھ کھلواڑ کیا۔

نام نہاد اسلامی حکومتوں کا قابل مذمت کردار:

اپنی جگہ پر یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ حلال گوشت کو درآمد کرنے والے ملکوں میں سعودیہ عربیہ اور دوسرے عرب ممالک سرفہرست ہیں یہ ممالک جس طرح دوسری اشیاء کو امپورٹ کرتے وقت سامان کی ہر طرح جانچ کرتے ہیں ان ممالک پر گوشت کی درآمدگی کے وقت اس کی حل کے تمام شرائط کے التزام کی تحقیق کرنا دوسرے سامانوں کی تفتیش سے زیادہ اہم فریضہ تھا تاکہ اس طرح احکام شرع کے تحفظ کی ذمہ داری سے سبک دوش بھی ہوتے اور وہ خود کو حرام خورانی کے الزام سے بھی بچاتے لیکن انھوں نے صرف تن آسانی اور فروغ تجارت کے پیش نظر حلال وحرام کے اثبات کے لیے کسی دلیل شرع کا سہارا لینے کے بجائے ایک غلط فارمولہ وضع کرلیا کہ ہم نے گوشت مسلمان کی دوکان سے خریدا ہے اور اس پر حلال گوشت کا لیبل بھی لگا ہوا ہے اس لیے ہمیں اسکی تحقیق کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اس مسلمان دوکاندار نے یہ گوشت امپورٹ کیا ہے یا اسی ملک کا ذبیحہ ہے امپورٹ کیا ہے تو کہاں سے اور کیسے؟ وغیرہ۔

میں واضح کردینا چاہتا ہوں کہ حکومت کے ذمہ داروں اور وہاں کے محکمہ شرع کو بخوبی معلوم ہے کہ گوشت کا بیشتر حصہ امپورٹڈ ہے تو کیا اس کی حلت وحرمت کے تمام گوشوں پر نظر رکھنا ان کی ذمہ داری نہیں تھی اور حرام گوشت کا ملک میں درآمد کرنا اور اس کی تجارت کرنا

انھوں نے کیسے جائز رکھا؟

دراصل یہ نام نہاد اسلامی حکومتیں یورپ کی غلامی اور اہل یورپ کی تقلید میں ۔ ین ہوگئی ہیں اور اسلامی روایت کو ز ہ ر میں تنگی محسوس کرتی ہیں اس لیے وہ جو بھی کریں انھیں روا ہے۔

اکسپورٹ کے گو ت کا حکم:

موقع کی منا ۔ت سے ضروری ہے کہ ہم قدرے اجمال کے ساتھ یہ بیان کردیں کہ موجودہ زمانہ میں اکسپورٹ امپورٹ کے گو ت میں کیا کیا اسباب حرمت موجود ہیں ت کہ کم از کم وہ لوگ اس سے پ ہیز کر سکیں جنھیں صرف رزق حلال ہی کی جستجو رہتی ہے اور اجتناب حرام کی سلسلہ میں وہ لوگ مصائ ۔ کا مقابلہ کرنے میں کو ت ہی نہیں کرتے ہیں۔

اکسپورٹ کیے گئے گو ت میں اسباب حرمت کی اجمالی فہر ت حظہ ہو:

(الف) اکسپورٹ کئے گئے گو ت میں مشینی ذبیحہ سر فہر ت ہے اور ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مشینی ذبیحہ غیر شرعی ہونے کے ۔ ث حرام ہے۔

(ب) گو ت کی بیشتر مقدار یورپ امریکہ آسٹریلیا کے ممالک سے اکسپورٹ ہوتی ہے اور وہاں کے زیدہ ت سلاٹ ہاؤسز والے اور اکسپو ٹ ز رئ ہیں اور اس زمانہ کے رئ کا ذبیحہ حرام ہے جس کے دلائل ہم آئندہ پیش کریں گے[۱۰]۔

(ج) اکسپورٹ کیا ہوا گو ت کسٹم میں پہنچتے ہی بھیجنے والے کے قبضہ اور سے غائ ۔ ہو جات ہے پھر کارگو (مال ۔ دار جہاز) میں بھی غائ ۔ رہتا ہے، کسٹم اور کارگو کے زمین مذکورہ ممالک میں مشرکین وملحدین اور رئ زمانہ ہوتے ہیں ۔ کہ حکم شرع یہ

(۱۰) موجودہ زمانہ کے رئ کا ذبیحہ حرام ہے، اس کی تفصیل حاشیہ نمبر ۹ ر میں حظہ فرمائیے۔امجدی

https://alislami.net

ہے کہ گوشت . . قبضہ کافر میں پہنچ کر مسلم سے ای لمحہ کے لیے بھی غائ . ہو جائے تو حرام ہے، لہٰذا اَ اکسپورٹ کیا ہوا گوشت اَ چہ ذبیحہ مسلم ہی ہوا اور اَ چہ مسلم ہی نے بھیجا ہو. . بھی وہ حرام ہو جات ہے۔

اس مسئلہ کی دلیل بھی ہم آگے بیان کریں گے ۱۱ ۔

(د) مشینی ذبیحوں کے سلاٹ ہاؤسیز ان جانوروں کا گوشت بھی ''لحم حلال'' کا لیبل لگا کر پ رسل کر دیتے ہیں جن کے پ سر پ سینہ پ چھری چلی اور مر گئے ایسے جانوروں کی حرمت اجماع سے ث. ت ہے۔

---

(۱۱) جو ذبیحہ مسلمان کی سے غائ . ہو جائے اس کا کھا حرام ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: بکرا ذبح سے مسلمانوں کے ہاتھوں میں پہنچنے غائ . نہ ہوا اور اَ ذبح کر کے اسے دے دی اور کوئی مسلمان دیکھتا نہ رہا اس نے گوشت بنایا اور مسلمانوں کو دی تو اب اس کا کھا سرے سے حلال نہ رہا۔

(ج ۸ ؍ص ۳۶۴)

اکسپورٹ شدہ گوشت میں یہی ہوت ہے:

اولاً:۔ اس میں ذبیحہ مسلمان کا ہو یہ یقینی نہیں ہوت ۔

ث نیاً:۔ اَ ذبیحہ مسلمان ہی کا ہو لیکن ہوائی جہاز وغیرہ میں پیک کرنے والے چوں کہ عموماً غیر مسلم ہوتے ہیں اور دوسرے ملک کے مسلمان کے پ س پہنچنے سے پہلے ذبیحہ . لعموم مسلم سے غائ . رہتا ہے۔

ث لثاً:۔ جو ذبیحہ اکسپورٹ ہو کر آت ہے وہ کسی ای شہر میں جمع ہوت ہے اور اس میں کئی قسم کے ذبیحے ہوتے ہیں، مرت کا ذبیحہ، مشینی ذبیحہ بھی ہوت ہے۔ جو حرام ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طیب حسین امجدی

میں نے حرمین شریفین میں ذبیحے کے گوشت اور امپورٹیڈ گوشت کی قیمتوں کا فرق بھی معلوم کیا تو پتہ چلا کہ امپورٹیڈ گوشت کی قیمت چھ سات ریال فی کلو گرام ہے۔ جب کہ مقامی ذبیحہ پچیس سے تیس ریال میں کلو گرام دستیاب ہوتا ہے، اس لیے عموماً ہوٹلوں میں اور ٹور کے مطبخوں میں امپورٹ کیا ہوا گوشت استعمال ہوتا ہے، حرمین طیبین کے محتاط عوام اس گوشت سے اجتناب رکھتے ہیں بلکہ بہت سارے حجاج کرام اور زائرین کو بھی ان مقدس علاقوں میں اسی سبب سے امپورٹیڈ گوشت سے پرہیز کرتے ہوئے پایا۔

ذہن نشین کر لیجئے! کہ حرام غذا انسان میں نجاست پیدا کرتی ہے، اور حرام غذا کی وجہ سے دعا مقبول نہیں ہوتیں(۱۲) تو عبادات اور زیارات کیا مقبول ہوں گی، اس لیے حجاج کرام اور زائرین پر لازم ہے کہ اللہ اور رسول کے دربار میں پہنچ کر غذائی احتیاط برتیں(۱۳) اگر چند روز گوشت نہیں کھائیں گے تو صحت پر کوئی اثر مرتب نہیں ہو جائے گا۔

---

(۱۲) حدیث پاک میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سعد! حلال کا کھانا کھا، تیری دعا قبول ہوگی، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے، جب آدمی اپنے پیٹ میں حرام لقمہ ڈالتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کی ۴۰؍ دن عبادت قبول نہیں ہوتی جو بندہ حرام سے اپنا گوشت بڑھاتا ہے (جہنم کی) آگ اس سے بہت قریب ہوتی ہے۔ (طبرانی ج۶؍ ص۳۱۰)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا جو حرام سے پیدا ہوا ہے اور وہ گوشت جو حرام سے پیدا ہوتا ہے اس کے لیے جہنم ہی زیادہ مناسب ہے۔ (احمد ص ۱۸۲۷)

(۱۳) حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کو یاد رکھا ہے کہ جو بات تجھے شک میں ڈالتی ہے اسے چھوڑ کر اس بات کی طرف ہو جاؤ جو تجھے شک میں نہیں ڈالتی۔ (ترمذی ج۴؍ ص۶۶۸) امجدی۔